خطباء اور بانیانِ مجالس کے نام خط

وہ وقت ہے جب عوام سننے پر آمادہ ہوتے ہیں :

کربلا ایک معجزہ ہے اور محرم وہ وقت ہے جب لوگ دین اسلام کا پیغام سنتے ہیں ۔ زندگی کے ہر شعبے اور معاشرہ کے ہر طبقے کے لوگ اپنے مولا حسینؑ کی محبت کے باعث مجالس میں شریک کرتے ہیں ۔ کوئی اور موقع ایسا نہیں کہ لوگ اتنا وقت دیتے / لگاتے ہوں اور تقاذہ کو سننا چاہتے ہوں ۔

امام حسینؑ کی قربانی کا مقصد لوگوں کو جہالت سے نکالنا تھا جیسا کہ زیارت اربعین میں نظر آتا ہے ۔ یہ ہماری ذمہداری ہے کہ اس عظیم مقصد کیلیے اور جتنی ہماری استطاعت ہے اتنا کام جاری رکھیں ۔

عوام ذمہداری اٹھانا نہیں چاہتے بلکہ دشمنوں کو ملامت کرنے میں مزہ محسوس کرتے ہیں :

یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ ایسا کچھ نہیں سننا چاہتا جہاں اسے کچھ سوچنے اور اسکے بعد اپنی نفس کے خلاف کچھ عمل کرنے کی ضرورت پڑے ۔ لوگ اپنے اوپر ذمہداری نہ لینے کو ترضیح دیتے ہیں خصوصاً جہاں عمل پابندی کا ان سے مطالہ کیا جاتا ہے ۔

دوسروں کو ملامت کرنا اور اپنے عقائد کی برتری کی تصدیق سننا بہت آسان ہے ۔ مگر اس سے ذات اور معاشرے کی اصلاح نہ ہوگی بلکہ خطرناک احساس برتری پیدا ہو سکتی ہے ۔

اہل بیت ہم سے جو چاہتے ہیں اُس کا کیا ہو گا:

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں اہلبیتؑ سے اپنے لئے شفاعت کی امید ہے ۔ عزاداری خود انتہائی کار آمد اور مؤثر ہے ہمارے لئے ، اور بلاشبہ ایک عبادت ہے ۔ مجالس میں مدحِ اہلبیت اور ہمارے عقائد ضرور ہوں ، حتیٰ کہ مشہور تاریخی واقعات بھی جو اہلبیتؑ کی شخصیت کی آئینہ دار ہوں ۔ یہ خصوصاً ہمارے بچوں کیلئے بھی اہم ہے ۔ جنھیں بتایا جانا چاہئے ۔ مگر یہ اسی وقت کار آمد اور مفید ہے جب ہمیں یہ بھی پتہ چلے کہ ہماری ذمہ داری کیا ہے اور ہمیں کیا کرنا ہے ، نہ صرف کہ انھیں ماننا اور اچھا سمجھیں ۔ لہذا مجالس میں اہلبیتؑ کا پیغام / مقصد ہونا چاہئے ۔ ہمیں یہ بھی سوچنا ہے اور عمل کرنا ہے جو کچھ اہلبیتؑ نے فرمایا ، دنیا کو بہتر بنانے اور برزخ کی سختیوں سے محفوظ رہنے کیلئے ۔ لہذا مجالس مقصد

اہلبیتؑ کیلئے اہم ہیں۔ ان کا ہدف دین اسلام کی حیات اور اس کی تابعداری ہونا چاہئے۔ جس طرح اہلبیتؑ کا ہدف اسلام کی تابعداری، اور ہر پہلو میں یعنی واجب، حرام، مستحب، مکروہ اور مباح اعمال کا جاننا اور ان پر عمل تھا۔ ان کا ہدف اپنے پیرو کو اللہ کی مرضی بتانا اور اس کے اعمال کے سامنے یہ تسلیم خم کر دینا تھا۔

مجالس میں کیا ہونا چاہئے:

بہتری کے لئے اپنی ذات اور معاشرے کو تبدیل کرنا بہت اہم ہے۔ اسلام نے اس کے طریقے بتائے ہیں، اخلاقی اور معاشی بہتری کیلئے، اخلاق، بہتر گھریلو زندگی، گناہوں سے پرہیز، دوسروں کی مدد، اسلامی دنیا کے موجودہ حالات وہ مضامین ہیں جنکے متعلق باخبر رہنا چاہئے۔ تبدیلی کیلئے فقط چند دنوں کی مجالس ناکافی ہیں، لہذا سامعین مجالس کو یہ احساس دلانا چاہئے کہ علم حاصل کرنے کا عمل جاری رکھیں، کتابوں کیسٹوں، CDs، انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے جو آج کل باآسانی فراہم ہیں۔

ہر ملک و ماحول مختلف ہے اور ہو سکتا ہے کہ دوسرے ماحول و علاقے کیلئے کچھ اور مضامین کی ضرورت ہو۔ مگر ہمیں اسلام کا پیغام حاصل کرنے کیلئے مجالس کا کچھ حصہ استعمال کرنا چاہئے۔ اور ذاتی و معاشرتی اصلاح و بہتری کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

ممکن ہے کہ جو خطباء فقط دوسروں کو ملامت کرے اور اہلبیتؑ کے واقعات کو صرف نثر یا نظم میں پیش کر دیتے ہیں ان کو سامعین کی کثیر تعداد اور کثیر داد ملے۔ جبکہ اگر وہ اس کے بجائے ان واقعات میں ایسے مقاصد کی نشاندہی کرے جس سے کسی کے عمل کی اصلاح ہو سکے تو شاید وہ تعداد اور داد نہ ملے۔ مگر اس طرح وہ اہلبیتؑ کے مقصد میں مددگار بن سکے گا۔

جب ہمارے زمانے کے امامؑ ظہور فرمائیں گے تو ان کو اُن متقی افراد کی ضرورت ہوگی جو باخبر اور علوم اسلامی کے حامل ہونگے۔

یہ ایک انتہائی بھاری ذمہ داری ہے خطباء اور بانیانِ مجالس کی!